Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۳۰ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش | ۲۱ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۱ ہجری | ۳۰ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۰۱

389

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۶ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو سخت نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دُعا کریں۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال تاحال بدستور بیمار ہیں۔ گو بخار کسی وقت ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر پھر ہو جاتا ہے۔ جناب خانصاحب بہت کمزور ہو چکے ہیں حتیٰ کہ بات کرنے میں بھی بعض اوقات تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ احباب درد دل سے دُعا فرمائیں۔

فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے ۲۵ دسمبر کو ۱۰ بجے شب ان عہدیداران کی فہرست بغرض دُعا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دی ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدے ۲۵ تک پیش کرنے کی اطلاع دفتر کو دی تھی۔ مہمانوں کی خاصی تعداد واپس چلی گئی ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ کہ اس کے فضل سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی سرانجام پایا۔ قادیان میں چند روز قبل خوب بارش ہوئی تھی۔ اور پھر صرف ایک روز قبل زور کی بارش ہوئی جس سے خطرہ تھا۔ کہ جلسہ کے ایام میں موسم خراب رہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں دن موسم نہایت اچھا رہا۔ اور تمام کارروائی بخیر و خوبی سرانجام پذیر ہوئی سخت سردی اور کثیر اجتماع کے باوجود اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ کوئی خاص حادثہ پیش نہیں آیا۔ جن دوستوں کو اس تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ انہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

جلسہ سے دو روز ہی قبل حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خراب تھی۔ اور شدید بخار ہو گیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے حضور کو صحت عطا فرمائی اور دوستوں کو حضور کے پُر معارف کلام سے استفادہ کا موقعہ عطا فرمایا۔ حضور نے ان ایام میں کئی تقریریں فرمائیں پہلے روز افتتاحیہ تقریر کے علاوہ حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر دوسرے روز مستورات کے جلسہ میں تقریر کرنے کے علاوہ مردوں میں اور تیسرے روز پھر مردوں میں تقریر فرمائی۔ ان تقریروں کے علاوہ حضور دن میں بھی اور رات کو ایک ایک بجے تک احباب کو شرف ملاقات بخشتے رہے۔ اس پر بھی احباب کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

سر سکندر حیات خاں کی افسوسناک وفات

جیسا کہ احباب کرام کو علم ہے۔ ۲۶-۲۷ دسمبر کی درمیانی شب پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان کا انتقال ہو گیا۔ اور آپ کے دولتکدہ کی فضا جو آپ کے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کی تقریبات کی مسرتوں سے گونج رہی تھی آناً فاناً غم و اندوہ سے معمور ہو گئی۔ سر موصوف کی عمر صرف پچاس سال چھ ماہ تھی۔ یہ واقعہ اس لحاظ سے سخت افسوسناک ہے۔ کہ مرحوم کی ذات پنجاب یونینسٹ پارٹی کے لئے اس وقت ایک مرکزی نقطہ کا کام دے رہی تھی۔ اور وفات سے پنجاب کی سیاسیات میں الجھاؤ کے امکانات نظر آنے لگے ہیں۔

ان کی وزارت کے زمانہ میں گو کئی بار جماعت احمدیہ کو شکایات کا موقعہ پیدا ہوا۔ پھر بھی بحیثیت مجموعی آپ کی وزارت کو کامیاب وزارت کہا جا سکتا ہے۔ بالخصوص پنجاب کے غریب اور مفلوک الحال طبقہ کے لئے آپ کی قیادت میں آپ کی پارٹی نے جو جدوجہد کی۔ اور جو قوانین پاس کئے۔ وہ ہمیشہ آپ کی یادگار رہیں گے آپ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بھی کوشاں رہتے تھے۔ مگر افسوس کہ اپنی کوششوں کو کامیاب ہوتے نہ دیکھ سکے۔ آپ کی وفات سے پنجاب کو سخت سیاسی نقصان پہونچا ہے۔ اور مسلمان بھی ایک تجربہ کار اور ماہر سیاست دان کی خدمات سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہمیں اس صدمہ میں محترمہ بیگم صاحبہ سر سکندر حیات خاں۔ آپ کے صاحبزادگان اور خاندان کے دیگر ممبروں سے دلی ہمدردی ہے۔

کاغذ کی درآمد کے متعلق کامرس ممبر کی تصریحات

الہ آباد میں ۲۶ دسمبر کو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کو بیان دیتے ہوئے کامرس ممبر حکومت ہند نے کاغذ کی درآمد کے متعلق کہا۔ کہ حکومت مجبور ہے۔ کہ آسٹریلیا سے گیہوں وغیرہ کی درآمد کو دیگر تمام چیزوں کی درآمد پر ترجیح دے اسلئے اخبارات کے مالکان کو چاہیئے کہ اس نازک وقت میں جس طرح بھی ہو سکے۔ گزارا کریں۔ خواہ سائز کم کر دیں۔ یا اشاعت کم کر دیں۔ غیر ممالک میں کاغذ کے کافی سٹاک موجود ہیں۔ اور وہ فروخت کرنے کے لئے آمادہ بھی ہیں۔ لیکن چونکہ جہازوں میں کوئی جگہ نہیں۔ اس لئے حکومت اسے ہندوستان لانے سے قاصر ہے۔

آنریبل کامرس ممبر نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں کاغذ کا کافی سٹاک موجود نہیں۔ اور تاجر زیادہ سٹاک روک بھی نہیں رہے ہیں۔

کامرس ممبر سے دریافت کیا گیا۔ کہ "آئندہ اپریل میں کینیڈا اور موبجات متحدہ امریکہ سے کاغذ منگوایا جائے گا؟" تو آپ نے کہا۔ کہ اگلے مارچ یا اپریل میں شائد حالات بہتر ہو جائیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جنگی سامان کو بہرحال ترجیح دی جائے گی خواہ کچھ اخبار بند ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

مولوی محمد دین صاحب مبلغ مغربی افریقہ کے متعلق تشویشناک اطلاع

احباب کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے مجاہد بھائی مولوی محمد دین صاحب ۱۶ نومبر کو مغربی افریقہ کے لئے بطور مبلغ، قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جس جہاز میں وہ سفر کر رہے تھے۔ دشمن کی کارروائی کی وجہ سے وہ غرق ہو گیا۔ اس جہاز کے بعض مسافر واپس بمبئی لائے گئے ہیں۔ لیکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۱)

حسنِ لاثانی کا جلوہ دیکھ کر
عشقِ فانی کی نہ کچھ عزت رہی

لاکھ پردے ہوں۔ چھپا سکتے نہیں
اس رخِ زیبا کی تیرے روشنی

کیا ہوئے یہ جان و دل۔ ہوش و حواس
وائے تیری زلف کی غارت گری

وحی و الہام و کشوف و معرفت
ہیں یہ سب رنگینیاں گفتار کی

کس قدر مخمور تُو نے کر دیا
اے کلامِ یار کی افسوں گری

وقت پر ہر قوم میں پیغامبر
کتنی شفقت ہے مرے جاناں تری

جس نے جو مانگا۔ عطا اس کو کیا
کون ہے عالم میں تجھ جیسا سخی

کنزِ مخفی تھیں تری عالی صفات
ان کی عارف پر حقیقت کھول دی

ق

علم و دانش۔ اتقا۔ صبر و دعا
معرفت۔ محنت۔ تفکر۔ عاجزی

کھل گیا ان کنجیوں سے جب وہ گنج
فائدوں کی حصر نہ کوئی حد رہی

تیرے احسانوں کا انداز و شمار
جانتا ہوں یا تو کچھ میں۔ یا تو ہی

قدرِ جوہر۔ قیمتِ لعل و گہر
شاہ داند یا بداند جوہری

بر کسے چوں مہربانی مے کنی
از زمینی آسمانی مے کنی

کیا یہ سچ ہے۔ یا فقط ہے دل لگی؟
ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(۲)

یہ تری شوخی یہ اندازِ خرام
یہ ترے ناز و ادا یہ دھوم دھام

اس قدر جود و سخا لطف و کرم
اس قدر عقل و خرد۔ حکمت کے کام

عرش سے تا فرش ظاہر ہیں ترے
دبدبہ۔ صولت۔ حکومت۔ انتظام

من اگرے داشتم بال و پرے
می پریدم سوئے کوئے تو مدام

علم کامل نکتہ نکتہ پر محیط
ذرہ ذرہ پر ہے قدرت کی لگام

اک طرف نعمت۔ تو اک جانب علاج
کس قدر انعام! کتنا انتقام!

حسن و خوبی دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

کہہ رہی ہے دلبری سے عاشقی
ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(۳)

ذرہ ذرہ خلق کا تجھ پر فدا
ایک انساں سب سے بڑھ کر ہے فدا

کر دیا اپنے وطن کو خیرباد
سب عزیزوں کو خدا حافظ کہا

تیری خاطر بیبیاں بھی ترک کیں
اور بچوں تک کو قرباں کر دیا

سلطنت پر لات ماری بے دھڑک
دل میں تیرا عشق جب داخل ہوا

دولت و املاک و عزت چھوڑ کر
بن گئے در کے فقط تیرے گدا

کوئی سمجھاتا تو فرماتے تھے یوں
مانمی خواہیم ننگ و نام را

سر دیئے لاکھوں نے تیرے نام پر
کس خوشی سے جان تک کر دی فدا

تو نمک ہا ریختی در جانِ ما
جانِ جانِ ماستی جانانِ ما

مرحبا حق کے شہید و مرحبا
خود کو بھیڑوں کی طرح کٹوا دیا

ذکرِ شاں ہم سے وہ یاد از خدا
صدق ورزاں در جنابِ کبریا

حبذا شہزادہ عبداللطیف
جس نے آئینِ وفا زندہ کیا

ظالموں نے ہڈیاں بھی توڑ دیں
لیکن آخر تک یہی کہتا رہا

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما
اے طبیبِ جملہ علت ہائے ما

نعمت اللہ۔ نور علی۔ عبدالحلیم
کر گئے حقِ محبت بس ادا

عاشقاں را صبر و آرامے کجا
توبہ از روئے دلارامے کجا

قتل سے محفوظ تھے جو راستباز
آفتیں ان پر تھیں مرنے سے سوا

زندگی گویا کہ قیمے کی مشین
رات دن تلخی۔ مصیبت۔ ابتلا

جرمِ الفت میں ترے اے جانِ جاں
ہر طرح کا دکھ شیاطیں نے دیا

خونِ دل کھاتے تھے روٹی کی جگہ
سیر بھی گر تھی تو سیرِ کربلا

پر یہ سب سہتے رہے تیرے لئے
مرحبا۔ صلِ علیٰ۔ صلِ علیٰ

گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

تو نے بھی دیکھا ہے اک ایسا عزیز؟(۱)
تیری خاطر ہتھکڑی تھا چومتا

سچ بتا دے جانِ من کیا بات ہے؟
اس قدر کیوں وصل مشکل کر دیا

دیکھ کر عاشق کی عالی ہمتی
ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(۴)

یوسفِ کنعاں کی گاہک پیر زال
اس سے بڑھ کر ہے عجب یاروں کا حال

روئی کا گالا جو اک لائی تھی وہ
کچھ تو اس کے پاس تھا کہنے کو مال

لیک ہم تو اپنے یوسف کے لئے
ہاتھ خالی۔ کر رہے ہیں قیل و قال

ایک دل بس کلہم اپنی متاع
اور ہے بدلے میں یوسف کا سوال

ساتھ ہی یہ خبط بھی ہے موجزن
ہم سے بڑھ کر کون ہے اہلِ منال

وہ اگر ہے صاحبِ حسن و جمال
ہم بھی اپنے گھر کے ہیں اہلِ کمال

ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ
نقدِ دل دونوں سے ہے پُر قیمتی

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(۵)

کیا مبارک یہ زمیں اور یہ زماں
آئے ان میں احمدؑ و الانشاں

برکتیں ہمراہ لائے بے شمار
عاشقوں نے حسن کا پایا نشاں

ہو گئی تیری رضا ارزاں بہت
باغِ الفت سے اڑی ساری خزاں

عشر اپنے مال کا دے جو کوئی
نیک نیت سے ہوں گر قربانیاں

متقی۔ مردِ مسلماں۔ سادہ دل
احمدی از مخلصانِ قادیاں

ان کو ملتا ہے بہشتی مقبرہ
ہے فقط اتنا ہی یارو امتحاں

منزلِ شاں برتر از عرشِ بریں
بس نہاں اندر نہاں۔ اندر نہاں

وعدۂ وصل و رضا ان سے ہوا
از جنابِ حضرتِ ذی عز و شاں

تیری قیمت چند درہم! العیاذ!
عقل سے بالا ہیں یہ نیرنگیاں

یا تو خود مطلوب طالب بن گیا
یا ہے کوئی راز پھر اس میں نہاں

ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ
اس قدر پھر کیوں رعایت ہو گئی

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(۶)

اے مرے اللہ۔ اے میری سپر
کون ہے جو تجھ سے ہو گا خوب تر

آنکہ بیداری تو بر دلہا نظر
آنکہ از تو نیست چیزے مستتر

سارے عالم کو تو ہی ہے پالتا
فضل سے اپنے ہمیں کر بہرہ ور

رحمتیں کثرت سے ہوں اور بار بار
اے مرے مالک جزا دے بیشتر

سب جہاں جگمگ ترے انوار سے
نور کے پرتو فگن شمس و قمر

حسن سے تیرے ہے سب جوش و خروش
عشق کا تیرے تمامی شور و شر

ہیں تصرف میں ملائک۔ جن و انس
حکم پر آقا کے ہے سب کی نظر

ما چساں بندیم از دلبر نظر
ہمچو روئے تو کجا روئے دگر

تو ہے گر۔ سب کچھ ہے۔ ورنہ کچھ نہیں
بات کل اتنی ہے۔ قصہ مختصر

خالق و باری مصور تیری ذات
ظاہر و باہر۔ خفی و مستتر

سر اٹھا سکتے نہیں اس بوجھ سے
ہم پہ احساں ہیں مسلسل اس قدر

حی و قیوم و صمد۔ برّ و کریم
با جلال و با جمال و با خبر

بخش دے میرے گناہ میرے غفور
ظاہری ہوں۔ خفیہ ہوں یا خفیہ تر

عاقبت محمود از لطف و کرم
جسم و جاں محفوظ از نارِ سقر

تیرے احسانوں سے رہتے ہیں مدام
جان قرباں۔ دل گداز اور چشم تر

شکر تیری نعمتوں کے کیونکہ ہوں
ہو گئی اس بوجھ سے دہری کمر

کس طرح میں جان و دل قرباں کروں
تا کہ پاؤں مہربانی کی نظر

جلوہ گر کر آگ اپنے عشق کی
جس سے پھک جائیں مرے قلب و جگر

احمدیت عاشقی ہے عاشقی
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

کم خوری کم گفتن و خفتن حرام
جاں بہ یار و نقشِ دوں زیر و زبر

احمدی جو حسن کا ہے جوہری
کہہ رہا ہے برملا اور بے خطر

ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ
جانِ من از قدرِ خود واقف نۂ؟

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنو

(۱) شیخ عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ

390

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روئداد کارروائی جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء جماعت احمدیہ قادیان

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ مختصر روئداد ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

۲۵ - دسمبر - اجلاس اوّل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ قریباً گیارہ بجے بذریعہ کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے خدام نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور نے تشہد کے بعد افتتاحی تقریر فرمائی اور پھر قریباً ½ ۱۱ بجے واپس تشریف لے گئے۔

جناب قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر

اس کے بعد زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدر آباد اجلاس اول کی کارروائی شروع ہوئی۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم - اے پروفیسر نے " اللہ تعالےٰ کی صفت قدرت کا ظہور " پر تقریر کی جس میں آپ نے بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان۔ اس کے موجود ہونے اور اپنی جملہ صفات کے ساتھ ہونے کا ثبوت اس کی صفت قدرت کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ اور اس صفت کا ظہور ہر زمانہ میں حسب ضرورت ہوتا رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعدد واقعات سے اس امر کو ثابت کیا۔ کہ کس کس طرح خدا تعالیٰ نے بالکل مخالف حالات میں انبیاء اور ان کے خلفاء کے ذریعہ اپنی قدرت کا ظہور کر کے اپنی ہستی کا زندہ ثبوت مہیا کیا۔ اگر خدا تعالےٰ اپنے انبیاء و مامورون کے ذریعہ اس صفت قدرت کا جلوہ نہ دکھائے۔ تو نہ دُنیا خدا تعالےٰ کو پہچان سکتی۔ نہ اس کی ہستی کے موجود ہونے کی قائل ہو سکتی ہے۔ اور نہ اس کی جملہ صفات کا پتہ لگ سکتا ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے " مسیح کی قبر کا انکشاف " کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا۔ کہ ہر نبی کو علاوہ اصلاح کے کام کے بعض کام خصوصیت سے سپرد کئے جاتے ہیں۔ جیسے ابراہیم کا بت پرستی کے خلاف جہاد۔ اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد جو بعض خاص کام کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک وفات مسیح اور اس کے سلسلہ میں مسیح کی قبر کا انکشاف ہے۔ آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی کشمیر میں قبر ہونے کے متعلق کئی دلائل ، اور قرائن قویہ پیش کئے۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی تقریر

مفتی صاحب کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے " بیرون ہند میں احمدیت کی ترقی " کے زیر عنوان تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله الخ میں جس اسلامی ترقی کی خبر دی ہے اس کے مطابق اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے۔ اور اس وقت دُنیا کے قریباً تمام ممالک میں پھیل چکی ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ترقی کا مختصر خاکہ کھینچتے ہوئے بیرون ہند میں یعنی لنڈن۔ امریکہ۔ روما۔ جنوبی امریکہ۔ پولینڈ۔ حیفا۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ ماریشس۔ سیلون۔ جاوا۔ سماٹرا۔ ہانگ کانگ وغیرہ احمدیہ مشنوں کا ذکر کیا۔ اور وہاں کے حالات اور مبلغین کی رپورٹوں کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔ آخر پر آپ نے تمام مبلغین کے لئے بالعموم اور ان مبلغین کے لئے جن کی بوجہ جنگ کوئی اطلاع نہیں مل رہی۔ بالخصوص تمام احباب سے دُعا کی درخواست کی۔

اجلاس اول کے ختم ہونے کے بعد کچھ وقفہ کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے مسجد نور میں پڑھائیں۔ خطبہ جمعہ حضور نے اسٹیج پر ہی فرمایا۔

اجلاس دوم

نماز جمعہ و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب شروع ہوئی تلاوت حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ اور جناب خانصاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر نے نظم پڑھ کر سنائی۔

جناب مولوی محمد یار صاحب عارف کی تقریر

اس کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامات خروج دجال و یاجوج ماجوج پر تقریر کی جس میں آپ نے بتایا۔ کہ بائبل کی اس پیشگوئی کا کون مصداق ہے اور احادیث اور قرآن کریم میں بیان کردہ نشانات سے ثابت کیا۔ کہ دراصل یہ انگریز قوم ہے۔ جس کی مذہبی حیثیت اور کام کی وجہ سے اس کا نام دجال اور اس کے سیاسی کارناموں کی وجہ سے یاجوج و ماجوج رکھا گیا ہے۔ اور قرآن و احادیث میں یہ واضح طور سے بیان ہے۔ کہ یہ قوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی موجود تھی۔ مگر ایک جزیرہ میں بند تھی۔ اور ان کی ترقی اور عروج کا وقت آخری زمانہ میں ہوگا۔ اور اس وقت ذوالقرنین جو مسیح موعود ہے دُنیا کی اصلاح کے لئے تشریف لائیں گے چنانچہ یہ سب علامات پوری ہو چکیں اور ان کے مطابق دُنیا کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں۔ جن کو قبول کرنے سے ہی مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ اور خدا کے محبوب بن سکتے ہیں۔

جناب مولوی عبدالغفور صاحب کی تقریر

پھر مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے " کسر صلیب کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہی درست ہے " پر تقریر کرتے ہوئے غیر احمدیوں کا عقیدہ بتا کر واضح کیا۔ کہ ان کے اور جماعت احمدیہ کے نظریات میں سے کونسا اچھا۔ اور قرآن و حدیث اور بائبل کے مطابق ہے اور کس عقیدہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی عزت قائم ہوتی۔ اور کس سے ہتک و توہین لازم آتی ہے۔ پھر آپ نے بتایا۔ کہ کسر صلیب سے مراد جیسا کہ پہلے بعض بزرگان امت نے بھی تسلیم کیا ہے۔ عیسائی مذہب کا ابطال اور ان کے صلیبی مذہب کا بطلان ہے۔ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ تو نصاریٰ کے علاوہ یہود کا بھی رد ہو جاتا ہے اور مسیحی عقائد کی تمام ٹانگیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ثابت کر دیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام از روئے قرآن و حدیث اور بائبل صلیب پر نہیں فوت ہوئے۔ بلکہ عمر طبعی پا کر جو ۱۲۰ برس ہے۔ کشمیر میں فوت ہوئے۔ تو عیسائی جو پہلے بڑھ بڑھ کر اسلام پر اعتراضات کرتے اور اپنے عقائد کی برتری اور مسیح کو زندہ ثابت کرتے تھے۔ ان میں اب وُہ دم خم باقی نہیں رہا۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

مولوی عبدالغفور صاحب کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جو حضور نے اپنی مختلف تصانیف میں عالمگیر جنگ کے متعلق خدا تعالےٰ کے علم کے مطابق شائع فرمائیں یہ تقریر عنقریب مفصل شائع کی جائیگی۔ انشاء اللہ اس تقریر کے ساتھ آج کے جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔ اور اجلاس برخواست ہوا۔

کارروائی جلسہ شبینہ در مسجد اقصیٰ

۲۵ دسمبر کو ½ ۸ بجے شب مسجد اقصیٰ میں جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمایا۔ کہ یہ اجلاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد سے قائم کیا گیا ہے۔ تاکہ جماعت کے احباب میں علمی مذاق پیدا کیا جائے اس لئے دوستوں کو اس اجلاس میں بھی کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کے بعد
جناب مولوی عبدالمالک خان صاحب مولوی فاضل

نے ضرورت الہام و نبوت پر دلچسپ تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ انسان اپنی زندگی کے صحیح مقصد کو خود بخود نہیں سمجھ سکتا۔ جس خدا نے اسے پیدا کیا۔ وہی بتا سکتا ہے۔ اس لئے انسانی زندگی کے مقصد کے اظہار و وضاحت کے لئے سلسلہ الہام کی ضرورت ہے۔ پس الہام خدا کیطرف سے ضروری ہے۔ کیونکہ وہی صحیح راستہ بتا سکتا ہے۔ پھر خدا کی ہستی کے زندہ ثبوت معلوم کرانے کے لئے بھی الہام کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دیگر دلائل سے یہ تو ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کا خالق ہونا چاہیئے۔ مگر یہ کہ وہ خالق موجود ہے۔ اس کو الہام ہی ثابت کرتا ہے۔

پھر
جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی

نے انقطاع نبوت کے اثبات کے لئے غیر احمدی اور غیر مبایعین کی طرف سے جو احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ ان کی بلحاظ رواۃ و اسناد حقیقت بیان کی۔ اور تہذیب التہذیب میزان الاعتدال وغیرہ کتب اسماء الرجال کی رُو سے ایک ایک حدیث کے راویوں کو لے کر ثابت کیا کہ یہ تمام حدیث بلحاظ رواۃ اپنے اندر بہت ہی ضعف رکھتی ہیں۔ اور دیگر روایات کے مقابلہ میں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی میں نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ پیشکردہ احادیث کوئی وزن نہیں رکھتیں۔

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کی تقریر

پھر مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اس فقہ کے اہم اصول پر تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ فقہ کا جو مفہوم آجکل لیا جاتا ہے۔ وہ اس مفہوم سے بالکل مختلف ہے۔ جو قرن اوّل میں لیا جاتا تھا۔ اور اس سلسلہ میں فقہ کے چند ادوار کا ذکر کرتے ہوئے اس کی حالت پر روشنی ڈالی۔ اور فقہ کے انحطاط کے آخری دور کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسے پھر صحیح بنیادوں پر قائم کرنے کی ضرورت تھی۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فقہ کے اہم اصول اپنی کتب میں بیان فرما کر اس پہلو سے بھی تجدید اسلام فرمائی ہے۔ اس تقریر کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ۱۱ بجے شب دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی

۲۶ دسمبر اجلاس اوّل

جناب مہاشہ محمد عمر صاحب کی تقریر

پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب نواب چودھری محمد الدین صاحب شروع ہوئی حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور نظم شبیر حسین صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ کرشن اوتار کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح ہندو کتب میں آخری زمانہ میں جب دنیا میں پاپ کا زور ہو جانا تھا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے کرشن کے اوتار کی خبر دی گئی تھی۔ اور بہ دلائل ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کرشن اوتار ہیں۔ اور آپ نے ہی وہ کام کئے ہیں۔ جو کہ کرشن اوتار کے لئے مقرر تھے۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر

پھر جناب ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فلسفہ قربانی (ذبیحہ) پر تقریر شروع کی۔ آپ نے لفظ قربانی کی حقیقت و مطلب قربانی کے ارکان اس کا ہر مذہب میں پایا جانا۔ اسلامی قربانی اس کا فلسفہ۔ انسان و حیوان کی زندگی میں امتیاز۔ کامل انسان کا قربانی کا نمونہ ہونا۔ قربانی ذریعہ ترقی ہے۔ قربانی کے آداب۔ قربانی کیسی ہو۔ تقوےٰ کی حقیقت وغیرہ امور پر عالمانہ تبصرہ فرمایا۔

جناب مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کی تقریر

اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر دیگر آیات قرآنیہ کی رُو سے بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ خاتم کے معنے عربی میں مُہر کے ہیں۔ اور جبکہ مُہر اپنا نقش کئے بغیر نہیں رہتی۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ "نبیوں کی مُہر نبوت کا نقش نہ ثبت کرے۔ حالانکہ قرآن کریم یہ بتاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مُہر نقش نبوت کرنے والی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی توجہ "نبی تراش" ہے۔ آپ نے دیگر آیات قرآنیہ اور تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آیت خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے غیر احمدی اور غیر مبایعین کے نقطۂ نگاہ کی تردید کی۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریرات بھی پیش کیں۔ آپ کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تقریر تھی جو کہ بوجہ علالت تشریف نہ لائے تھے اس لئے آپ کا وقت دوسری تقریروں پر تقسیم کر دیا گیا۔

اجلاس دوم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر

نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جمع کر کے پڑھائیں اسکے بعد حضور سٹیج پر تشریف لائے۔ حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد حضور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت قادیان کے لئے اس کے زعیم غلام حسین صاحب کو دیا۔ حضور کی تقریر قریباً ۲½ بجے شروع ہوئی۔ جسے حضور نے ایک رویا کی بناء پر جس میں دیکھا تھا کہ حضور نے ایسے وقت میں تقریر ختم کی ہے۔ کہ ابھی کچھ دھوپ باقی ہے قریباً پونے تین گھنٹہ میں ختم فرما دیا۔ حضور کی یہ تقریر انشاء اللہ العزیز جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۲۷ دسمبر اجلاس اوّل

آج کے جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب پروفیسر مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری شروع ہوئی۔ مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی نے تلاوت قرآن کریم کی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی تقریر

پھر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے "مقام محدثیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے عنوان پر اپنے تحریری مضمون کا ایک حصہ حسب گنجائش وقت سنایا۔ جو کہ مفصل انشاء اللہ شائع کر دیا جائے گا۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

آپ کے بعد صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "تمدن اسلام کے اصول دیگر تمدنوں کے مقابلہ میں" کے زیر عنوان لیکچر دیا۔ آپ نے بتایا۔ کہ ہر شخص فطرتاً متمدن ہے۔ اور اجتماعی زندگی چاہتا ہے۔ اور بلحاظ ضروریات کے بھی اسے متمدن ہونا لازمی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے کہ جس نے انسانی فطرت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپ نے اس اعتراض کا کہ مذہب کو ان قوانین میں جو تمدن کے لئے ضروری ہیں دخل دینے کی ضرورت نہیں جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ انسان اگر خود قوانین بنائے گا تو اول تو وہ جنبہ داری اور تعصب سے خالی نہ ہوں گے۔ دوسرے انسانی جذبات کے تمام حصص کو انسان نہیں جانتا بلکہ ان جذبات کا خالق ہی جانتا ہے۔ اس لئے وہی قانون بنا سکتا ہے اور تمام تغیرات آئندہ کا بھی جو کہ عالم الغیب ہستی ہے لحاظ رکھ سکتی ہے۔ چنانچہ اسلام میں ہی ان سب باتوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور جیسا کہ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اسلام ہی کے قوانین تمدن کے متعلق تا قیامت رہیں گے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اسلام وہ مذہب ہے۔ بلکہ وہ پہلا تمدن ہے۔ کہ جس نے کہا۔ کہ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں بلکہ سب برابر ہیں۔

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی تقریر

آپ کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے "خلافت اور شیعہ امامت" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں قرآن کریم اور اقوال حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ثابت کیا۔ کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد خلیفہ بلا فصل نہ تھے اور نہ ہی آپ خلافت کے متمنی تھے۔

391

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بلکہ آیت استخلاف میں بیان علامات کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ بلافصل تھے۔ ماسوا اس کے شیعہ حضرات کی معتبر تفاسیر و کتب سے بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے حضرت ابوبکرؓ اور ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی بشارت دی تھی۔ پھر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کو حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے برحق ہونے کے اثبات میں پیش کیا۔ اور شیعہ ائمہ کے اقوال سے ثابت کیا۔ کہ وہ بھی ان دونو خلفاء کی خلافت کو برحق مانتے تھے۔

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب کی تقریر

قاضی صاحب کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی خصوصیات" پر تقریر کی۔ اور علم کلام کی سابقہ اور موجودہ تعریف کر کے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو متکلمین کی اصطلاحات و تعریفات سے پرکھنا غلطی ہے۔ اور نہ آپ نے اس کا دعویٰ کیا ہے بلکہ آپ کو انبیاء کے طریق پر پرکھنا چاہیے۔ آپ نے انبیاء کے علم کلام کی بارہ خصوصیات بتا کر ثابت کیا کہ یہی خصوصیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی موجود ہیں نیز بتایا کہ کس طرح حضور نے انبیاء والے علم کلام سے مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب دے کر ان کو خاموش کرا دیا۔

اس تقریر کے ساتھ اجلاس اول ختم ہو کر جلسہ کی کارروائی نماز ظہر و عصر کے لئے ختم ہو گئی۔

اجلاس دوئم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر

نماز ظہر و عصر کے بعد جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اجلاس دوئم کی کارروائی تین بجے شروع ہوئی۔ حافظ فتح محمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے

"اسلامی نظام نو کی تعمیر"

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا میں نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تحریک جدید کا ایک نیا پہلو بیان کروں گا۔ مگر پھر میں نے فیصلہ کیا۔ کہ اس پہلو کو بجائے کسی خطبہ میں بیان کرنے کے جلسہ سالانہ پر ہی بیان کر دوں۔ سو اس وعدہ کے مطابق میں آج وہ پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ دنیا میں ادنے و اعلیٰ اور امیر و غریب میں جو فرق پایا جاتا ہے۔ اور غرباء جس تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اس پر ایک مفصل تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے بتایا۔ کہ غرباء کے دکھ درد کو دور کرنے کے لئے اس وقت تین اہم تحریکیں دنیا میں زوروں پر ہیں۔ یعنے بالشوازم نیشنل سوشلزم اور امپیریل ازم۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں تحریکات کو تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہوئے ان کے نقائص پر بھی روشنی ڈالی۔ تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے خصوصیت سے چار مذاہب کی تعلیمات کو مفصل بیان کیا یعنے ہندو مذہب مسیحی مذہب۔ یہودی مذہب اور اسلام۔ اسلام کے ماسوا تینوں مذاہب کی تعلیمات کا ناقص ہونا ثابت فرمایا۔ اور پھر بتایا کہ اسلام دنیا کی مصیبت اور دکھ کا علاج تجویز کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسلام نے سب سے پہلے یہ کہا۔ کہ مذاہب نے جو غلامی کا رواج جاری کیا تھا اسے دور کیا جائے۔ چنانچہ اسلام نے غلامی کو بالکل اڑا دیا۔ اور اس طرح وہ دکھ جو باطنی غلامی سے پیدا ہوتا ہے یعنے غربت یا ماتحتی کی وجہ سے اس کا علاج کر دیا۔ اس کے بعد حضور نے اسلامی اصول تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ورثہ۔ سود کی ممانعت۔ اور زکوٰۃ و صدقات وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد فرمایا۔ نظام نو کی بنیاد اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت کے ذریعہ سے ۱۹۰۵ء میں رکھ دی تھی۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا۔ تو اس سے پھر تبلیغ ہی نہ ہو گی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو انشاء اللہ دنیا سے مٹا دیا جائے گا یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھریگا کیونکہ وصیت ان تمام دکھوں کا علاج ہو گی۔ مگر یہ کام وقت چاہتا ہے۔ اور اس دن کا محتاج ہے جب سب دنیا میں احمدیت کی کثرت ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں تحریک جدید کا القاء فرمایا۔ تاکہ اس ذریعہ سے ابھی سے ایک مرکزی فنڈ قائم کیا جائے۔ اور ایک مرکزی جائیداد پیدا کی جائے۔ جس کے ذریعہ تبلیغ احمدیت کو وسیع کیا جائے تا اس کے ساتھ ساتھ وصیت وسیع ہو۔ اور نظام نو کا دن قریب آ جائے۔ پس ہر ایک جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر ایک جو وصیت کرتا ہے۔ وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔

سوا سات بجے شام حضور کی یہ تقریر ختم ہوئی، اور پھر حضور نے تمام دوستوں کو جانے کی اجازت دیتے ہوئے لمبی دعا فرمائی:

سال نہم میں نئے دوست شامل ہو سکتے ہیں

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایک ایسا فنڈ جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچا دیا جائے" پس وہ لوگ جو حصہ لے رہے ہیں۔ مگر ان کی آمد کے مقابلہ میں ان کی قربانی کی رفتار تیز نہیں بلکہ بہت سست ہے۔ وہ اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اور وہ لوگ جو کسی نہ کسی وجہ سے اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکے۔ اور اب تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت ان کو کہہ رہی ہے۔ کہ ضرور شامل ہونا چاہیئے وہ بھی سال اول سے سال نہم تک کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر کے "خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف جانے والی ریل گاڑی میں جس کی آخری گھنٹیاں بج رہی ہیں" سوار ہو جائیں۔ جس نے اب بھی غفلت اور کوتاہی سے کام لیا۔ اس کے لئے دوبارہ منزل پر پہنچنا اور ریل کو پکڑنا مشکل ہو گا" پس وہ احباب جنہوں نے کسی نہ کسی وجہ سے حصہ نہیں لیا ہے ان کو اب بھی اجازت ہے کہ وہ سال اول سے سال نہم تک کا وعدہ کر کے ادا کریں۔ ادائیگی کے لئے بھی یہ سہولت ہے کہ کچھ سال نہم کے ساتھ دے دیں۔ کچھ سال دہم کے ساتھ۔ اور اگر کچھ بقایا رہ گیا۔ تو اسے آئندہ ایک دو سال میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ غرض نئے دوست اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ چونکہ ایام جلسہ سالانہ میں کئی نئے شامل ہونے والے احباب نے یہ سوال پوچھا ہے۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ جواب دیا جاتا ہے۔ شامل ہونے والوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۳ء ہے۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

احباب سے ضروری گزارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء بخیر و خوبی سے سرانجام پا چکا ہے۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے اس میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ انہیں جلسہ گاہ و اسٹیج و تقاریر کے متعلق جو نقائص و کوتاہیاں انتظام میں محسوس ہوئی ہوں وہ بغرض اصلاح واضح الفاظ میں جلد جلد خاکسار کو پہنچا دیں۔ ممنون ہوں گا:

عبدالمغنی خاں ناظر دعوت و تبلیغ

تقرر امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شیخ کریم بخش صاحب کو ایک سال کیلئے امیر منظور فرمایا ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ مدد دوبارہ اپریل میں پورا اجتماع کر کے رپورٹ کی جائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کے نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ آج ہی سرمہ تمیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰/

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۳۲۱ھش کے اہم اور ضروری کوائف

امسال جلسہ سالانہ کے انتظامات حسب معمول تین مقامات پر کئے گئے۔ (۱) اندرون قصبہ (۲) محلہ دار العلوم (۳) محلہ دار الفضل + دار العلوم کے لنگر سے محلہ دار الرحمت کے مہمانوں کے لئے بھی کھانا مہیا کیا جاتا۔ اور دار الفضل کا لنگرخانہ محلہ دار البرکات اور محلہ دار السعۃ کے علاوہ ملحقہ دیہات یعنی بھینی اور کھارا میں قیام کرنے والے مہمانوں کے لئے کھانا مہیا کرتا۔ اور لنگر خانہ اندرون قصبہ سے ناصر آباد۔ دار الانوار۔ ننگل۔ قادر آباد۔ کے مہمانوں کو کھانا مہیا کیا گیا۔ نیز اس نظامت کے ماتحت اہل ہنود سکھ اور بعض دیگر معززین کے لئے بھی انتظام تھا۔ اندرون قصبہ میں ۲۷۔ دار الفضل میں ۱۸ اور دار العلوم میں ۱۰ تنوروں کا انتظام رہا۔ عام انتظامات کی صورت یہ تھی۔ کہ افسر جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت تھے۔ ان کے ماتحت اندرون قصبہ میں ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب دار العلوم میں پروفیسر اخوند محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے اور دار الفضل میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظم تھے۔ انکے ماتحت متعدد نائب اور پھر ان کے ماتحت بہت سے معاون کام کرتے تھے۔

سپلائی و سٹور

ہر سہ نظامتوں کے علاوہ ناظر صاحب ضیافت کی امداد کے لئے ایک چوتھی نظامت سپلائی و سٹور تھی۔ جس کے ناظم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی اور نائب ناظم مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل تھے۔ یہ نظامت تمام ضروری اشیاء ہر وقت مہیا کرنے کی ذمہ دار تھی۔

مہمانوں کی تعداد

اس سال بھی احباب کے تشریف لانے میں کئی قسم کی غیر معمولی رکاوٹیں حائل تھیں مثلاً بہت سے احباب جنگی خدمات کے سلسلہ میں ہندوستان سے باہر چلے گئے ہیں۔ سرکاری ملازمین کو رخصتیں حاصل کرنا مشکل تھیں۔ مزید برآں قحط سالی اور ریلوے کی طرف سے نہ صرف کرایوں کی رعایت کی تنسیخ بلکہ ٹرینوں کی کمی۔ اور بارش کی وجہ سے شدید سردی وغیرہ ایسی باتیں تھیں۔ کہ جن سے جلسہ سالانہ کے اجتماع کا کم ہونا ظاہر تھا۔ مگر تاہم خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل وکرم ہے کہ ۲۷ دسمبر یعنی جلسہ کے آخری دن کی شام کو کھانے کی پرچیوں کے حساب سے مہمانوں کی تعداد ۲۳۷۶۰ تک پہنچ گئی۔ گذشتہ سال آخری دن کی شام کو یہ تعداد ۲۷۲۰۹ تھی۔ چونکہ قریب کے دیہات کے بہت سے لوگ کارروائی جلسہ کے بعد اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ اسلئے کھانے کی پرچیوں کی تعداد پر پورا اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

لوائے احمدیت

حسب سابق امسال بھی لوائے احمدیت یعنی احمدیہ جھنڈا جلسہ گاہ میں اسٹیج کے شمال مشرقی جانب بلند پول پر جلسہ کے ایام میں لہراتا رہا۔ جس کے پہرہ کیلئے مختلف مجالس کے خدام باری باری کھڑے کئے جاتے رہے۔

خدام الاحمدیہ کا کیمپ اور جھنڈا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جلسہ گاہ کے قریب اپنا کیمپ نصب کیا۔ جہاں ان کا جھنڈا لہراتا رہا۔ خدام ایام جلسہ میں مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے

خدام الاحمدیہ کے ماتحت جلسے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۶ دسمبر کو مغرب کے بعد مدرسہ احمدیہ میں میجک لنیٹرن کے ذریعہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اس جلسہ میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔

اس جلسہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت میں ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ جس کیلئے (۱) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (۲) ملک عبد الرحمن صاحب خادم اور (۳) سیٹھ محمد اعظم صاحب جج مقرر کئے گئے۔ موضوع "حقیقی خادم احمدیت کی خصوصیات" تھا۔ ۱۱ خدام نے اس میں حصہ لیا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق جلال الدین صاحب قمر حلقہ مسجد فضل قادیان اول رہے۔ اخوند فیض احمد صاحب محلہ دار الفضل دوئم اور اور قاضی بشیر احمد صاحب سیالکوٹ سوئم رہے

خواتین کا جلسہ

۲۵ تا ۲۷ دسمبر خواتین کا جلسہ زنانہ جلسہ گاہ میں جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے مغرب میں ہے ہوتا رہا۔ جن میں بعض خواتین نے تقریریں کیں۔ اور مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقاریر کے علاوہ۔ اور تقریریں بھی سنی گئیں۔ اور اس جلسہ کی روئیداد بھی انشاء اللہ شائع کی جائیگی۔

ریلوے کے انتظامات

ریلوے کے حکام نے مہمانوں کی سہولت کے لئے اچھا انتظام کیا۔ ان کی طرف سے علاوہ عام دو گاڑیوں کے ۲۴-۲۵-دسمبر کو مہمانوں کی آمد کے آرام کے لئے دو دو سپیشل گاڑیاں اور واپسی کے لئے ۲۷ کی شب کو ایک اور ۲۸ دسمبر کو ۲ دو سپیشل گاڑیاں چلائی گئیں۔ اور عام گاڑیوں کو بھی بہت بڑا کر دیا گیا تھا۔ ریلوے انتظامات کے انچارج مسٹر اسلم حیات صاحب ٹریفک انسپکٹر تھے۔ آپ نے ان ایام میں ۲۴ دسمبر سے اب تک بارش اور سخت سردی کے باوجود امرتسر اور قادیان کے درمیان گاڑیوں میں گشت لگا لگا کر مہمانوں کے آرام کا ہر طرح خیال رکھا۔ اور جب بھی کوئی شکایت ان کے علم میں آئی اسے دور کرنے کے لئے فوری اور انتہائی کوشش کی ہم جملہ منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز مقامی سٹیشن ماسٹر صاحب اور ان کے اسسٹنٹ صاحب کے بھی ہم ممنون ہیں جنہوں نے بعض اوقات گاڑیوں میں سے مہمانوں کا سامان تک بھی خود اپنے ہاتھ سے اتارا۔

طبی انتظام

حسب دستور سابق نور ہسپتال میں دن رات طبی امداد کا انتظام تھا۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال کے ساتھ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب کام کرتے رہے۔ اور بعض نازک کیسز میں کامیابی سے علاج کیا گیا جنکو اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحت ہوگئی۔ صرف ایک افسوسناک حادثہ ہوا ایک کیس کا علاج کیا جا رہا تھا کہ ضلع شاہ پور کا ایک نوجوان جو نہایت نازک

تریاق کبیر

اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کاٹے کے لیے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

قیمت

بڑی شیشی ۔ درمیانی شیشی ۔ چھوٹی شیشی

عہ ۸ ۔ ۸ ؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ

A ماڈل

C ماڈل

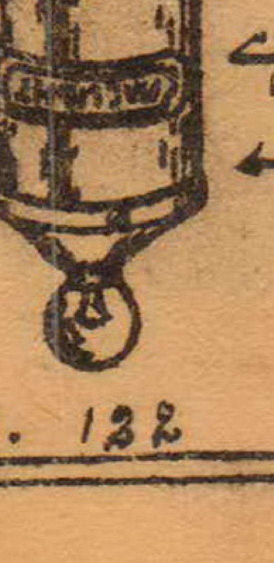

ہر دو ڈیزائنوں میں بنتا ہے

اے ماڈل۔ بلب ہولڈر میں لگانے سے مدھم روشنی دیتا ہے

سی ماڈل۔ پلگ میں لگانے کے لئے بنایا گیا ہے

میک ورکس قادیان

B. 122

Digitized By Khilafat Library Rabwah

392

حالت میں لایا گیا۔ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ نبض بہت کمزور اور بخار ۱۰۴ درجہ تھا۔ بیہوشی مکمل تھی۔ اور آنکھ کی پتلیاں بیکار تھیں۔ جو کچھ اس تھوڑے وقت اور نازک وقت میں کیا جا سکتا تھا۔ کیا گیا۔ مگر افسوس کہ نوجوان جانبر نہ ہو سکا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سنا گیا ہے۔ کہ اس نوجوان نے بغیر بستر کے سردی میں سفر کیا تھا۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

پہرہ کا انتظام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے موقعہ پر قصر خلافت میں پہرہ کے انچارج میاں غلام محمد صاحب اختر تھے۔ ان کے معاون میاں شمس الدین صاحب پشاور مرزا ارشد بیگ صاحب اور

چوہدری عبدالقادر صاحب امرتسر تھے۔ اسٹیج پر دوران تقریر میں اور راستہ میں حفاظت کے انتظامات کے انچارج جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب

بیرسٹر ایٹ لاء تھے۔ اور انکے معاون مسٹر کرم داد خان صاحب لدھیانہ مسٹر نذر حسین خان صاحب اور خان میر خان صاحب وغیرہ تھے جنگی امداد کے لئے احمدیہ کور کے والنٹیرز کام کرتے تھے۔

ریاست کشمیر کی احمدیہ جماعتوں کو اطلاع

صدر انجمن احمدیہ نے نمائندگان جماعتہائے احمدیہ ریاست کشمیر کی درخواست پر بذریعہ ریزولیشن ۴۸۷ مورخہ $\frac{12}{42}$-۶ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور یہ سفارش کی تھی۔ کہ ریاست کشمیر کی احمدیہ جماعتوں کی تنظیم کے لئے یکم مئی ۱۹۴۳ء سے صوبائی انجمن کا قیام منظور فرمایا جائے۔ حضور نے اس سفارش کو منظور فرما لیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جموں و پونچھ کو اس تقسیم سے الگ رکھا جائے۔ لہذا ان نمائندگان کو جو ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو اس غرض کے لئے بمقام سری نگر جمع ہوئے تھے۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس بارہ میں مزید کارروائی کے لئے مولوی عبدالواحد صاحب ایڈیٹر اخبار اصلاح کو ہدایات بھیجدی جائینگی

ناظر اعلیٰ قادیان

فوری ضرورت

دو احمدی احباب جو اسسٹنٹ انجنیئر یا اوور سیر کلاس یا رسول گجرات کے ڈرافٹسمین کلاس پاس ہوں یا بمبئی سے ڈرافٹسمین کلاس پاس ہوں فوراً درخواستیں خاکسار کے پاس ارسال فرماویں۔ خاکسار شیخ غلام حسین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ

39, Baird Road. بمبئی

ضرورت مستری گیس انجن

ہمکو نیشنل کمپنی کے ۳۰ ہارس پاور گیس انجن کے چلانے کے لئے ایک لائق اور تجربہ کار مستری کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود آ کر کریں۔

المشتہر: شیخ منظور الٰہی عبدالحی احمدی مالکان دی رشید آئل ملز حسین آگاہی ملتان شہر

اعلان نکاح

میاں محمد اسحاق صاحب نثار امرتسری ابن میاں محمد الدین صاحب بھوما وڈالہ کا نکاح صغریٰ بیگم بنت میاں مہتاب دین صاحب درزی موضع دھرم کوٹ بگہ کیا گیا تھا مبلغ ۱۵۰ روپے مہر پر مولوی عبدالغنی صاحب نے $\frac{11}{42}$-۲۲ کو پڑھا۔

خاکسار مجاہد امرتسری از مغلپورہ

روزگار کے متلاشیوں کے لئے اچھا موقعہ

ضرورت ہے، اراضیات سندھ کے لئے چند منشیوں کی تنخواہ مبلغ ۲۰ ماہوار گریڈ ۳۰-۱-۲۰ جنگ الاؤنس مبلغ ۵ ماہوار۔ الاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار میٹرک اور مڈل پاس کو ترجیح دی جائیگی اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں نہری علاقہ کے زمینداروں کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

مفت

ریڈیم گولڈ اور اس کے تیار کردہ زیورات کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے، چھ تولہ گولڈ ایک جوڑی چوڑی۔ ایک جوڑی کانٹے اور دو عدد انگوٹھیاں بطور نمونہ بھیجی جاتی ہیں۔ نیز شرائط ایجنسی آج ہی مفت طلب کریں۔

الائیڈ ٹریڈرز پوسٹ بکس ۲۶۱ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

آپ کے اپنے فائدہ کی بات

جب آپ بذریعہ ریل گڈس بھیجنا چاہیں۔ تو پہلے اچھی طرح یقین کریں۔ کہ ہر ایک بنڈل پر ایڈریس نام اسٹیشن اور وصول کرنے والے کا نام انگریزی میں صحیح طور پر لکھا ہونا چاہیئے۔ تاکہ بنڈل گم نہ ہوں۔ اور کسی غلط جگہ پر ڈسپیچ نہ ہو جائیں۔ تمام پرانے ایڈریس صاف کر دیئے جائیں اور پرانے لیبل اتار دیئے جاویں۔ وہ بنڈل جن پر اچھی طرح مارک نہیں لگ سکتا۔ جیسے کھالیں۔ چمڑا۔ لوہے کی سلاخیں۔ تیل کے ٹین۔ گھی وغیرہ وغیرہ۔ ان کے ہمراہ چمڑا۔ دھات۔ لکڑی یا کارڈ کے لیبل باندھ دینے چاہئیں جن پر مندرجہ بالا اشیاء کے نام لکھے ہوں۔ تمام بنڈل ریلوے رولز کے مطابق محفوظ طریق سے بند ہونے چاہئیں۔ ورنہ تو ریلوے ملازمین ایسے بنڈل بک کرنے سے انکار کر دینگے جب تک کہ رسک نوٹ فارم A (Risk Note Form A) پر کر کے نہ دیا جائیگا۔ جو کہ بنڈل کی گمشدگی یا نقصان ہو جانے کی صورت میں ریلوے کو ذمہ واری سے بری الذمہ قرار دیتا ہے۔ یہ امر خاص طور پر قابل نوٹ ہے، کہ ریلوے ان گڈس کے نقصان اور گمشدگی کی ذمہ داری نہیں لے سکتی جو کہ غلط اور غیر محفوظ طور پر پیک مارک یا ایڈریس کیے گئے ہونگے

چیف کمرشل منیجر لاہور

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت ۱۰۰ قرص ایک روپیہ۔ ۵۰ قرص ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج صاحب بہادر درجہ دوئم پاک پٹن

دعویٰ دیوانی ۴۹۹ ۱۹۴۲ء

حوالدار پورن سنگھ ولد ہرنام سنگھ قوم جٹ سکھ ساکن چک $\frac{285}{E.B}$ تحصیل پاک پٹن

بنام رلا سنگھ ولد جمیل سنگھ قوم جٹ سکھ ساکن چک $\frac{285}{E.B}$ تحصیل پاک پٹن

دعوےٰ ۲۰۰ روپے

بنام رلا سنگھ ولد جمیل سنگھ قوم جٹ سکھ ساکن چک $\frac{285}{E.B}$ تحصیل پاک پٹن

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی رلا سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام رلا سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رلا سنگھ مذکور

تاریخ ۱۶ $\frac{1}{43}$

کو مقام پاک پٹن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۲۱ $\frac{12}{42}$ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۷ر دسمبر۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب گزشتہ نصف شب کے قریب اچانک حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔

آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر جنازہ اٹھایا گیا۔ ہزاروں اشخاص جنازہ کے ہمراہ تھے۔ ملٹری اور پولیس جنازہ کے آگے تھی۔ اس کے پیچھے بینڈ تھا۔

سر محمد اقبال کے مزار کے عین مقابل بادشاہی مسجد کی داہنی بغل میں قبر تیار کی گئی تھی۔ چھ بجے جنازہ بادشاہی مسجد کے اندر پہنچایا گیا۔ اور قریباً ایک لاکھ اشخاص نے نماز جنازہ ادا کی۔ ساڑھے چھ بجے کے قریب جنازہ مسجد سے باہر قبر کے پاس لایا گیا۔ چھ بجکر پچاس منٹ پر وزیر اعظم کو دفنا دیا گیا۔

سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی اچانک وفات پر مسٹر چرچل نے گورنر پنجاب کی وساطت سے حکومت پنجاب اور اہل پنجاب کو پیغام تعزیت ارسال کیا۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے بھی اسی قسم کا پیغام تعزیت ارسال کیا ہے۔ جنرل ویول کمانڈر انچیف نے بیگم سر سکندر حیات کو افواج ہند کی طرف سے پیغام تعزیت بھیجا ہے۔

دن کے پونے تین بجے ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب پنجاب اور ان کے پرائیویٹ سیکرٹری سر سکندر حیات خان کی کوٹھی پر تشریف لائے اور کیپٹن شوکت حیات خان سے اظہار تعزیت کرتے رہے۔

وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان کی المناک وفات پر بطور تعزیت آج شہر کی تمام سرکاری عمارتوں پر یونین جیک سرنگوں کر دیئے گئے۔

سر سکندر حیات خان ۵ر جون ۱۸۹۲ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ڈویژنل جج تھے۔ علیگڈھ میں آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور انٹرمیڈیٹ کے لئے داخل ہو گئے مگر کالج کی تعلیم ختم کرنے سے پہلے ہی ۱۹۰۹ء میں عازم انگلستان ہوئے۔ جہاں یونیورسٹی کالج لنڈن میں داخل ہو گئے وہاں آپ نے دو سال ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی لیکن اپنے بھائی کی وفات کی وجہ سے پڑھائی ختم کرنے سے پہلے ہی ہندوستان واپس آ گئے۔ جب گزشتہ جنگ عظیم چھڑی تو آپکو کنگ کمیشن دیا گیا۔ آپ نے تیسری افغان لڑائی میں بھی حصہ لیا۔ لڑائی کے بعد ۱۹۲۰ء میں سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیا اور اپنے ضلع اٹک کی طرف سے بذریعہ انتخاب کونسل کے ممبر چنے گئے۔ اور آجکل آپ جاگیرداروں کے حلقہ انتخاب سے منتخب ہوئے۔

آپ نے ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۴ء میں دو دفعہ قائم مقام گورنر پنجاب کی حیثیت سے کام کیا۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۰ سال ۶ مہینے تھی۔ ایام جوانی میں آپ ہاکی اور کرکٹ کھیلا کرتے تھے۔ آپ ایک اچھے وکٹ کیپر تھے۔ اور علیگڈھ ہاکی ٹیم کے کیپٹن بھی رہے۔

نئی دہلی ۲۷ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ غریب لوگوں کے لئے سستے کپڑے کی سپلائی اور تقسیم کے متعلق مرکزی اور صوبائی گورنمنٹوں کے درمیان انتظامات ہو گئے ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کی تجویز یہ ہے کہ رہتک انبالہ جالندھر۔ امرتسر۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ کیمل پور۔ ملتان اور لائل پور میں ٹھیکیداروں اور ایجنٹوں کے ذریعے معقول قیمت پر سستا کپڑا فروخت کیا جائے۔

کلکتہ ۲۷ر دسمبر۔ ممبر سول ڈیفنس حکومت ہند نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔ کلکتہ میں حال کے حملوں سے جان و مال کا نقصان معمولی ہوا ہے اور جاپانی خوف و ہراس پھیلانے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ اس قسم کی اطلاعات میں کوئی صداقت نہیں کہ کلکتہ خالی ہو رہا ہے۔ کل بعد دوپہر لوگ حسب معمول اپنے کاروبار میں مصروف تھے اور کسی خیال کے بغیر کرسمس منا رہے تھے۔ یہ ثابت ہو گیا کہ کلکتہ کے استحکامات بہت مضبوط ہیں۔

قاہرہ ۲۷ر دسمبر۔ کل فرانسیسی امپیریل کونسل نے اپنے اجلاس میں جنرل جیرو کو اتفاق آراء سے ایڈمیرل ڈارلان آنجہانی کی جگہ شمالی افریقہ کا ہائی کمشنر منتخب کیا۔ جنرل جیرو نے فرانس کی بری بحری اور فضائی فوجوں کی کمان سنبھال لی ہے۔ آپ نے فرانسیسیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کے ماتحت متحد ہو جائیں۔ ان کے پیش نظر فرانس اور سلطنت فرانس ہے۔ اور جنگ میں فتح حاصل کرنا ہے۔

ماسکو ۲۷ر دسمبر۔ جب سے روسیوں نے نیا حملہ شروع کیا ہے۔ سرخ فوجیں ۱۲۵ کلو میٹر سے لے کر ۲۰۰ کلو میٹر تک بڑھ گئی ہیں۔ کوٹلنی کوف کے علاقہ میں پہل اب سرخ فوج کے ہاتھ میں ہے۔ تاراسوفکا کے مقام پر وارونیز روستوف ریلوے لائن کو پہلی مرتبہ کاٹ دیا ہے۔ یہ مقام ملرووسے نیچے واقع ہے۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں سے سرخ فوجیں ملرووں میں جمع ہو رہی تھیں۔ اس اہم ریلوے جنکشن کا سب طرف سے محاصرہ کیا جا چکا ہے۔ کوٹلنی کوف میں جرمنوں نے سٹالین گراڈ میں گھرے ہوئے جرمنوں کا محاصرہ توڑنے کے لئے جانبازانہ کوششیں کیں۔ سرخ فوجوں نے اپنی پیشقدمی کے چار دنوں میں دریائے ڈان اراچر کے سنگم سے ۱۲ میل جنوب میں مزید ۱۲ میل پیشقدمی کی ہے۔ روسی اب تک ۱۲ اہم مقامات پر دوبارہ قبضہ کر چکے ہیں۔ اور ۵۴۰۰ ہزار جرمنوں کو قیدی بنا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۷ر دسمبر۔ ۱۹۳۹ء میں ترکی اور برطانیہ میں جو باہمی تعاون کا معاہدہ ہوا تھا۔ اسکے ماتحت برطانیہ ترکی کو سامان جنگ اب بھی مہیا کر رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں سٹورٹ قسم کے کروزر اور درمیانی سائز کے ٹینک ترکی پہنچ گئے ہیں۔

ٹوکیو ۲۷ر دسمبر۔ جنرل ٹوجو وزیر اعظم جاپان نے آج تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس امر کی علامات نظر آ رہی ہیں کہ حقیقی جنگ اب شروع ہو رہی ہے۔ برما کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ برطانوی اور امریکن ہوائی جہاز یونن اور مشرقی ہند کے اڈوں سے تقریباً ہر روز حملے کر رہے ہیں۔ جزائر سلیمان میں دشمن کے پاس اعلیٰ ہوائی اڈے ہیں۔ چین میں جاپان کی چھاتی فوجیں چنکنگ گورنمنٹ کی قریباً تیس لاکھ اور چھ لاکھ کمیونسٹ فوجوں سے بڑی چھوٹی جھڑپیں لے رہی ہیں۔

کراچی ۲۷ر دسمبر۔ حال ہی میں چند اخبار نویسوں کو بحیرہ عرب میں ایک جہاز پر سوار کر کے دکھایا گیا کہ سرنگیں کس طرح بچھائی جاتی ہیں۔ اور کس طرح تباہ کی جاتی ہیں۔ اس مظاہرے کا سب سے جوش انگیز حصہ وہ تھا۔ جبکہ ایک گشتی جہاز نے سرنگ کے رقبہ کے قریب گولہ باری کی۔

کلکتہ ۲۷ر دسمبر۔ غروب آفتاب کے بعد سیالدہ سٹیشن پر ہجوم کو روکنے کے لئے بنگال آسام ریلوے کے حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ سٹیشن پر صرف ان اشخاص کو داخل ہونے دیا جائے جن کے پاس ٹکٹ ہوں۔ کوئی پلیٹ فارم ٹکٹ جاری نہ کیا جائے۔ کلکتہ سے پارسل بک کرانے پر بھی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ سٹی بکنگ آفس سے مقررہ تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ تاکہ جس قدر مسافر گاڑی میں سما سکیں ان سے زیادہ ٹکٹ جاری نہ کئے جائیں۔

نئی دہلی ۲۷ر دسمبر۔ پنجاب کا آئندہ وزیر اعظم کون ہوگا؟ نئی دہلی کے پولٹیکل حلقوں میں یہ سوال آج ہر ایک کی زبان پر ہے۔ ہر ایک حلقے کی طرف سے یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ سر سکندر حیات کی موت پنجاب کی سیاسیات کو ایک بار پھر غیر یقینی بنا دے گی۔ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ان کی پارٹی میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جو مختلف قسم کے عناصر کو اکٹھا رکھنے میں کامیاب ہو سکے۔ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر سر چھوٹو رام ہیں اور وہی سب سے زیادہ سینئر وزیر ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید سر فیروز خان نون وزیر اعظم ہوں۔ اور انکی جگہ پر میجر خضر حیات خاں ٹوانہ حکومت ہند میں چلے جائیں۔

نئی دہلی ۲۷ر دسمبر۔ سارے فرانس (جسمیں کارسیکا) بھی شامل ہے۔ ڈاک کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ مزید نوٹس تک فرانس کو کوئی ڈاک نہیں بھیجی جائے گی۔ الجیریا۔ ٹیونس اور فرانسیسی مراکو کو صرف وہی خطوط اور لفافے بھیجے جا سکتے ہیں۔ جو ذاتی معاملات تک محدود ہوں گے۔ یہ حکم بھی تا مزید نوٹس نافذ رہے گا۔

نیو یارک ۲۶ر دسمبر۔ ایک مقامی ایجنسی نے ٹوکیو کی رپورٹ کا حوالہ دے کر خبر دی ہے کہ جاپانیوں نے فلپائن میں یہ حکم جاری کیا ہے کہ سکول کی کتابوں میں سے امریکہ۔ برطانیہ جمہوریت اور اینگلو سیکسن کلچر کے حوالے بالکل اڑا دیئے جائیں۔

لنڈن ۲۷ر دسمبر۔ جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادیوں نے بونا میں محصور جاپانیوں کے گرد گھیرا مضبوط کر لیا ہے۔ ہوائی سرگرمیوں میں کل گیارہ جاپانی ہوائی جہاز گرائے گئے۔ مجمع الجزائر بسمارک میں جاپانیوں کے ہوائی اڈوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ یہ حملہ اس امر کی علامت ہے کہ جزائر سلیمان میں امریکہ کی جارحانہ ہوائی طاقت بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۲۷ر دسمبر۔ نومبر کے پچھلے دو ہفتوں میں جنیوا سے جرمنی اور اٹلی میں مقید برطانوی قیدیوں کے لئے ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے خوراک کے ۴۳ ہزار پارسل بھیجے گئے۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ پندرہ روز کے عرصہ میں اس قدر پارسل کبھی نہ گئے تھے۔ سال رواں میں ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان وار آرگنائزیشن کی طرف سے تقریباً ۵۵ لاکھ پارسل جنگی قیدیوں کو خوراک کے جا چکے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر